ڈاکٹر عبد السلام خورشید

مولانا حنیف ندوی بھی اللہ کو پیارے ہو گئے

مشہور عالم دین مولانا محمد حنیف ندوی ۷۹ سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے ۔ ہمیں نصف صدی سے ان کی نیاز مندی کا شرف حاصل تھا ۔ جب اسلامیہ کالج میں پڑھتے تھے تو کالج سے متصل مسجد مبارک میں مولانا مرحوم خطیب اور امام کے عہدے پر فائز تھے ، اور ہم ظہر کی نماز ان کی امامت میں پڑھا کرتے تھے اور ان کی اچھی باتیں سنا کرتے تھے ۔ کالج سے نکلنے کے بعد عرصہ دراز تک ان سے ملاقات شاذ ہی رہی ۔ اتنے میں ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم مرحوم کے زیر قیادت ادارہ ثقافت اسلامیہ قائم ہوا اور مولانا محمد حنیف ندوی اس سے وابستہ ہو گئے ۔ اس زمانے میں خلیفہ صاحب کی محفلوں میں ہم بھی بیٹھتے تھے اور مولانا مرحوم بھی موجود ہوتے تھے ۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ کے مجلّہ "ثقافت" میں ان کے مختصر مضامین خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں ۔ وہ اسلام کے مختلف پہلوؤں پر سادہ اور سلیس انداز میں مضامین قلم بند کیا کرتے تھے ۔ یہ مضامین پڑھنے سے دل و دماغ کو ایک آسودگی مہیا ہوتی تھی اور ہمارے نزدیک ان کی تحریروں سے بے شمار نام کے مسلمان حقیقی مسلمان بن گئے ، اور یہ ایک بڑی خدمت ہے ۔ کاش ، وہ علما بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں جو اس وقت فرقہ واریت کے چنگل میں پھنس کر اپنی قوتوں کا ضیاع کر رہے ہیں اور اللہ کے گھروں کو مخالفین کے خلاف دشنام طرازی کا مرکز بنا رہے ہیں ۔ آج ہمیں مولانا محمد حنیف ندوی جیسے زیادہ سے زیادہ علما کی ضرورت ہے ، کیونکہ یہ اس تاریک دور میں روشنی کے مینار بن سکیں گے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی فلاحی مملکت بنا سکیں گے ۔ اگر پاکستان کے علما اور مجتہدین اور محدثین سوچیں کہ ان پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ، کیونکہ دینی معلومات کا اصل سرچشمہ وہی ہیں اور انہی کو ہونا چاہیے ، اگر وہ ذاتی تعصبات ، فرقہ وارانہ امتیازات اور شخصیات کے تصادم سے بالا رہ کر محض خوفِ خدا سامنے رکھتے ہوئے عوام کی صحیح تعلیم و تربیت کریں تو پاکستان میں ایک ایسا ذہنی انقلاب آ سکتا ہے جس کے بطن سے ایک اسلامی فلاحی مملکت جنم لے سکتی ہے ۔

(مشرق لاہور ۔ ۲۳ ، جولائی ۱۹۸۷ء)